رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — ہوگا اک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا ہے — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ایم فاضل علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء | نمبر ۳۴

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت سوا ایک بجے تک اچھی رہی - درس قرآن شریف صبح کو فرمائے

(۲) مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل راجہ سلانوی ضلع المرت سے ایک مباحثہ پر بھجوائے گئے تھے - مخالفین کی طرف ابوتراب محمد عبدالحق صاحب ایڈیٹر اہل السنۃ والجماعۃ تھے - افسوس ہے - کہ ابوتراب صاحب نے خط و کتابت میں وقت کو ضائع کیا اور مباحثہ کی ہمت نہ پڑی + بحالیکہ ان کی تمام شرائط کو جہاں تک کتاب و سنت نے اجازت دی قبول کر لیا گیا - ابوتراب صاحب ایسی ایک بات پیش کرتے رہے کہ ہو بیان زمانہ حال کی افسوسناک گراوٹ پر نالہ پیرا ہے

(۳) حافظ فضل احمد صاحب حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے - سوا دو مہینے کے بعد بخیر و عافیت واپس

سلسلہ احمدیہ کی خیرخواہی کا دعویٰ کرنیوالے سے ایک بات

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ایک مضمون سلسلہ احمدیہ کی تباہی چاہنے والوں سے ایک بات کے عنوان سے لکھا ہے - اس میں آپ نے دو اصول مقرر کئے ہیں

ایک تو یہ کہ اپنے مخالف کی کمزوریوں کے ساتھ اسکی خوبیوں کا ذکر اور اعتراف بھی کرنا چاہئے

دوم یہ کہ بجائے مخالفت اور ایک دوسرے کی تباہی کی کوشش کرنے کے اشاعت اسلام کے کام میں لگ جائیں - دنیا خود فیصلہ کریگی - کہ کس کے ساتھ ہونا چاہیئے -

چونکہ یہ دو باتیں مولوی صاحب کی مسلمہ ہیں اس لئے ہم ان کی خدمت میں نہایت اخلاص کے ساتھ کچھ امور اپنے متعلق پیش کرنا چاہتے ہیں

کیا مولوی صاحب موصوف ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکتے ہیں؟ جو انہوں نے حضرت محمود اور ان کے رفقا کی بعض خوبیوں کا ذکر و اعتراف کیا ہو - کیا انہوں نے کبھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ گذشتہ چھ سال کے اندر چودہ پندرہ ہزار انسان حضرت محمود کے ذریعے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا یعنی ان کے مرشد و ہادی و مسیح و مہدی کو مفتری اور کذاب کہنے والوں اور دین اسلام سے غافلوں میں سے کم از کم چودہ پندرہ ہزار آدمی ایسے ہو گئے ہیں جو بجائے گالیاں دینے کے اس قدسی صفات پر درود و سلام بھیجتے ہیں - کیا یہ تھوڑی خدمت ہے - آپ مجھے بتائیں کہ اس بات کا ذکر اور اعتراف آپ نے کب اور کہاں کیا؟

پھر انگلستان سرزمین تثلیث میں دو سو کے قریب ایسے لوگ ہیں - جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب و دیگر مبلغین قادیان کی طفیل حلقہ اسلام و احمدیت میں داخل ہوئے - وہ ہر صبح و شام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اور ان میں سے ایسے مخلص ہیں کہ وہ سوتے نہیں جب تک قادیان میں مبعوث ہونے والے پر سلام نہیں بھیج لیتے۔ کیا آپ کو یہ بات بُری معلوم ہوتی ہے؟ میں یقین کرتا ہوں یہ امر ایک احمدی کی کامل زندگی روح کا موجب ہے۔ پس آپ فرمائیں۔ کہ آپ نے یا آپ کے اخبار نے کبھی اس خوبی کا اعتراف کیا ہے؟ اگر نہیں تو کیا میں آپ ہی کے الفاظ میں آپ سے یہ کہہ سکتا ہوں؟

"مولوی صاحب! خوشی سے آپ لوگ ایک برگزیدہ خدا کو "ضال و مضل" "تخکن اسلام" کہتے جائیں یہ وہ تھوک ہے جو چاند پر آپ پھینک رہے ہیں۔ آج ایک دنیا معترف ہے۔ کہ "میاں صاحب" (خلیفۃ المسیح) کیا کام کر رہے ہیں۔ کاش آپ بھی کبھی تنہائی کی گھڑیوں میں اس آخری جواب دہی کے وقت کو مدنظر رکھکر یہ سوچتے۔ کہ آخر یہ کیا راز ہے کہ جس کو آپ "ضال اور مضل" کہتے گئے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے خدمت دین اسلام کے لئے چن لیا۔ اور اسی کے ذریعے چودہ پندرہ ہزار انسانوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کیا۔ نہ آپ کے ذریعے اسی کی جماعت کو خدمت اسلامی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دینے کی توفیق دی۔ اسی کے ذریعے سے اسلام (احمدیت) کو دنیا کے ان مقامات میں پہنچایا جہاں وہ صدیوں سے نہ پہنچا تھا۔ اسی کے ذریعے سے سینکڑوں صلیب (باطل) پرستوں کو محمد رسول اللہ صلعم (مسیح موعود) کی غلامی میں لا داخل کیا۔ اور ہزاروں یعنی لاکھوں کے دلوں میں سے اسلام اور اسلام کے متعلق ہر قسم کے گندے خیالات کو نکال کر ان کی جگہ اسلام کی خوبیوں کا اعتراف بھر دیا"

پھر مولوی صاحب! میں آپ سے التجا کرتا ہوں آپ ہی کے الفاظ میں۔

"تو آپ لوگ ہم سے بڑھ کر خدمت اسلام و اشاعت اسلام میں قدم جمائیں۔ جب مسلمان دیکھینگے۔ کہ آپ لوگ ہم سے بڑھ کر اور ہم سے بہتر طریق پر خدمت اسلام کر سکتے ہیں۔ تو ہمارے ساتھ کوئی کیوں رہیگا" افسوس ہے۔ کہ جہاں ہمارا مشن یا وفد یا مبلغ جاتا ہے۔ آپ کا مبلغ وہاں صرف یہ دکھانے کے لئے جاتا ہے۔ کہ ہم میں اختلاف ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں کوئی خوبی نہیں۔

مولوی صاحب! ہم میں اور آپ میں جو اختلاف کی ابتدا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے قائل نہ رہے اور ہم ہیں۔ ہم نبی کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ "کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف" اور آپ اسکے ساتھ ترمیم شریعت ماسبق یا امتی نہ ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔

اس بات کو چھوڑ کر جو کچھ ہمارا کام ہے وہ خدمت اسلام ہے اس لئے تم جب ہماری تباہی کی کوشش کرتے ہو۔ تو اسلام کو اس کے خادموں سے ایک وجہ سے محروم کرنا چاہتے ہو۔ اب دیکھو یہ تمہارا کام عملی رنگ میں تو اسلام کے لئے بہرحال مفید نہیں۔ اعتقادی رنگ کو الگ رکھو۔ وہ روپیہ وقت جو تم ہمارے تباہ کرنے کے لئے صرف کرتے ہو وہی روپیہ اور وقت اگر تم اسلام کی خدمت کے کسی کام پر صرف کرو۔ تو کیا یہ تمہارے لئے امن کی راہ اور اسلام کے زیادہ فائدہ کی راہ نہ ہوگی۔ ہم اگر لوگوں کو احمدی بنانا چاہتے ہیں۔ تو اس لئے کہ اس خدمت کے کام میں جسمیں ہمیں ہمارے مرشد نے لگایا ہے۔ ہمارے اور معاون ہوں۔ اور جب ہم میں تو ہماری جگہ لینے والے دوسرے ہوں تم جب لوگوں کو احمدی بننے سے روکتے ہو تو سوچو تو کہ تمہاری غرض صحیح اسمیں کیا ہے صرف یہی کہ میاں صاحب (خلیفۃ المسیح) کے ساتھ ایک پرانا کینہ نکلے"

(پیغام ۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

پھٹکڑی کے خواص

(۱) پھٹکڑی کی کھیل پانی میں حل کر کے رکھ چھوڑیں جس کسی کو بچھو کاٹے اس کی دونوں آنکھوں میں ایک دو قطرے ڈال دو۔ درد کا نمود نہ رہیگا +

(۲) ایسی ہی پھول پھٹکڑی کو آنکھ میں ڈالو۔ زنک لوشن کا کام دیگی +

(۳) پھٹکڑی کی کھیل کو پانی میں حل کر کے عورت کے پستانوں پر لگا کر بچے کو دودھ دینے کی سخت سے سخت کھانسی دور ہو جائیگی +

(۴) پھٹکڑی کی کھیل عرق کاسنی میں حل کر کے رکھ چھوڑو۔ نکسیر والے کی ناک میں ڈالو۔ اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھو۔

(۵) پھٹکڑی کی کھیل کو کان میں ڈالکر اوپر سے دو تین قطرے عرق لیموں کے ڈال دو۔ فوراً صحت ہو جائے گی۔

(۶) پھٹکڑی کی کھیل باری کے ہر قسم کے بخار والے کو تباشہ میں دورتی ڈال کر کھلائیں۔ باری کا تاپ پہلی ہی دفعہ رک جائیگا لیکن حاملہ عورتوں کو پرہیز کرائیں۔

(۷) پھٹکڑی کی کھیل کو برگ حنا اور زیرہ سفید کے پانی میں تین چار دن تک کہرل کر کے شیشی میں نگاہ رکھیں یہ بڑے کام کی شے ہے۔ آنکھ کی ہر ایک بیماری اس سے دور ہو جائیگی۔ خاصکر آنکھ کی سرخی خواہ کیسی ہی دیرینہ کیوں نہ ہو فوراً دور ہو جائیگی۔ اور آنکھ دکھنے کے بعد اگر آنکھ میں پھولا پڑ گیا ہو تو اس پھولا کو دور کرنے کے لئے اس سے زیادہ مؤثر کوئی دوائی نہیں۔ پانی ہر دو اشیا کا رات کو بھگو کر یہ کہنے سے حاصل کریں۔ البتہ آنکھ میں زخم ہو +

نسخہ درد دانت

سپاری سوختہ ایک تولہ۔ کافور قدرے نمک طعام ایک ماشہ

اول سپاری کو جلا لیں۔ بعدہ اس کو پیس لیں۔ پھر اس میں نمک اور کافور ملا دیں۔ دن میں دو تین مرتبہ دانتوں پر منجن کی طرح ملا کریں انشاء اللہ بہت جلد آرام ہو گا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا توفی مشتبہ لفظ ہے

(قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

امرتسری اخبار اتحاد مورخہ ۴ر اکتوبر میں ایک "مولوی فاضل" "منشی فاضل" کی طرف سے ایک مضمون بعنوان "پنجابی نبی سے عالم خواب میں ملاقات" شائع ہوا ہے +

چونکہ میں اسی "پنجابی" نبی کا خادم ہوں۔ اس لئے اس مضمون کو بڑی توجہ سے پڑھا +

مجھے یقین ہے۔ کہ "مولوی فاضل صاحب" جھوٹا خواب بنانے کے وعید سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ مولوی فاضل نے محض تفنن طبع کے لئے ایسا لکھ دیا ہے۔ مگر ایک معمولی اعتراض کے جواب سے جو حضرت مرزا صاحب کو عاجز قرار دیا ہے۔ جس ان کا ایک ادنے ترین خادم بخوبی حل کر سکتا ہے۔ اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ دال میں کچھ نہ کچھ کالا ضرور ہے +

"مولوی فاضل" صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱) مسیح ناصری کو زندہ سمجھنے والے حی اور لم یمت پیش کرتے ہیں۔ مگر مرزائی جماعت سے یہ نہ ہو سکا کہ عیسیٰ مات اور میت یا اس قسم کے الفاظ پیش کرتے (۲) متوفی ایک مشتبہ لفظ ہے۔ (۳) اگر موت ہی معنے لئے جائیں۔ تو ابھی تک وہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ کیونکہ اسم فاعل اسم صفت میں عموماً استقبال مراد ہوتا ہے +

(۳) جو دلیل "مرزائی" پیش کرتے ہیں۔ اس پر ہزار ہا اشتباہات کی تاریکیاں چھائی ہوتی ہیں +

(۴) حضرات! موت کا لفظ پیش کیجئے گا۔ ایسے "توفیتنی" جیسے مشتبہ لفظوں پر تو گورنمنٹ بھی آپ کو ڈگری عطا نہ فرمائیگی۔

میں "مولوی فاضل" کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ یا کسی نبی کی وفات ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے لئے مات کا لفظ نہ دکھایا جائے۔ اگر آپ یہ اصل مقرر کر لیں گے۔ تو آپ کو بہت مشکل پیش آئیگی ہم تو سید المرسلین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی یہی مشتبہ لفظ توفی ہی قرآن و حدیث میں پڑھتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا مرجعکم۔ اور مومنین بھی اپنی دعاؤں میں اسی مشتبہ لفظ کو ہی استعمال کرتے ہیں ربنا افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین۔ حضرت یوسف بھی اپنی دعا میں یہی لفظ "متنی" لائے۔ فاطر السموات والارض انت ولی فی الدنیا والاخرۃ۔ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ حتیٰ کہ خدا وند زمین و آسمان نے بھی جب تمام لوگوں کے لئے موت کی خبر دی تو اسی "مشتبہ" لفظ کے ذریعہ اللہ خلقکم ثم یتوفکم کافروں کی نسبت فرمایا ان الذین توفھم الملئکۃ ظالمی انفسھم۔ اور متقیوں کے لئے ارشاد ہوا۔ کذالک یجزی اللہ المتقین الذین یتوفھم الملئکۃ طیبین۔ مولوی فاضل" ملاحظہ فرمائیں۔ دونو فریق کے لئے یہی "متنی" لفظ ہے "بیوی کا معاملہ کس قدر نازک ہے۔ اس کے مرنے والے شوہر کی نسبت بھی یہی مشتبہ لفظ وارد تنزیل ہے۔ ملاحظہ ہو۔ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً۔ ممکن ہے اس شوہر کا قبض بالاستیفا ہی ہوا ہو۔ اور وہ پانچ ماہ بعد آسمانی سیر سے واپس آجائے۔ اور ادھر بیوی کے متعلق کچھ اور انتظام ہو چکا ہو

مولوی فاضل صاحب کہاں تک بیان کروں جب کوئی مومن مسلم فوت ہوتا ہے۔ تو اس کا جنازہ بھی اسی مشتبہ لفظ ہی کے ذریعے پڑھا جاتا ہے من توفیتہ منا فتوفہ علی الاسلام۔

یا کیا آپ کی مسلمہ شریعت میں جنازہ ہی صرف ان لوگوں کا پڑھا جاتا ہے جن کا "قبض بالاستیفا" ہوا ہو۔ یعنی جسدہ العنصری آسمان پر زندہ چڑھا لئے گئے ہوں

اب میں مات پر ایک نظر کرتا ہوں کہ آیا یہ ایسا لفظ ہے کہ اس کے معنوں کی نسبت کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔

مولوی فاضل صاحب! کتب لغت ملاحظہ فرمائیے موت کا لفظ کئی مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ حزن و خوف (یاتیہ الموت من کل مکان)
۲۔ زوال قوت عقلیہ او من کان میتا فاحییناہ۔
۳۔ زوال قوت حسیہ۔ یالیتنی مت قبل ھذا۔
۴۔ سکون۔ ماتت الریح
۵۔ نوم۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد اماتنا۔
۶۔ زوال قوت نامیہ۔ یحی الارض بعد موتھا۔
۷۔ غشی۔ ثم بعثنا من بعد موتکم۔
۸۔ فقر۔
۹۔ معصیت کے لئے بھی آتا ہے۔
۱۰۔ جنون و صرع پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

پس جو لفظ اتنے معنوں میں آتا ہے وہ اگر حضرت عیسیٰ کے لئے لایا جاتا تو پھر تو اور بھی شکوک کا موقعہ تھا۔ البتہ لفظ توفی ایسا ہے۔ جو بغیر کسی اشتباہ کے موت اور قبض روح کے معنی دیتا ہے۔ یہ میرا دعویٰ ہے اور اس کے صدق پر مجھے ایسا اعتماد ہے۔ کہ میں چیلنج کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ توفی جب باب تفعل سے ہو خدا فاعل اور انسان مفعول ہو۔ تو بجز قبض روح کے اور کوئی معنے نہیں دیتا۔ قرینہ صارفہ ہو تو الگ بات ہے۔ جیسے ھو الذی یتوفکم باللیل میں لیل قرینہ ہے اس بات کا کہ یہاں نیند مراد ہے۔ نیز المنام اخ الموت نیند میں بھی قبض روح ہوتا ہے مگر بالارسال۔ جیسا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیت اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمّٰی سے واضح ہے۔ یہاں النفس بطور تجرید ہے +

پس انسان کی موت واضح کرنے کیلئے توفی سے بہتر دوسرا لفظ نہیں اور یہی عیسٰی علیہ السلام کے لئے آیا۔ جو بشر رسول تھے۔ اور آپ ان کو قد خلت من قبلہ الرسل کے قاعدہ کلیہ سے باہر نہیں نکال سکتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کسی "مرزائی" سے گفتگو کا موقعہ نہیں ملا ورنہ آپ یہ نہ فرماتے۔ کہ "مرزائی" موت مسیح کی دلیل صرف متوفیک پیش کرتے ہیں۔ جو استقبال کے لئے ہے۔ اگر کوئی مرزائی اسے پیش کرے تو انی متوفیک ورافعک الی سے صرف یہ بتانے کے لئے۔ کہ متوفیک کے معنے بمیتک بخاری شریف میں بروایت ابن عباس افقہ الناس منقول ہیں۔ اور ترتیب قرانی بتاتی ہے۔ کہ موت قبل از رفع ہو چکی۔ یعنی پہلے موت ہوئی پھر رفع ہوا۔ جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کا بعد وفات ہوا کرتا ہے۔ والیہ یصعد الکلم الطیب +

پھر "مرزائی" متوفیک اگر وعدہ بتاتا ہے تو توفیتنی (سورۃ مائدہ) میں وعدہ کا ایفا بھی بزبان مسیح۔ کلام الٰہی میں دکھاتا ہے اور اس صورت میں آپ کے "اسم فاعل" کا استقبال ختم ہو جاتا ہے۔ یہ وہ صورت ہے۔ جب سوال و جواب عالم برزخ میں تسلیم کیا جائے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ "مرزائی" جو دلیل پیش کرتے ہیں۔ وہ آپ سے سنئے۔ قرآن شریف میں ہے۔ وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ ..... یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا حضرت عیسٰی جناب الٰہی میں عرض کرینگے۔ راجب آن سے پوچھا جائیگا کیا تم نے کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ کہ میری کیا مجال تھی۔ جو میں اپنے آپ کو معبود کی پوزیشن میں ظاہر کرتا۔ میں نے تو انہیں دعوت توحید دی اور کہا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا حقیقی رب ہے۔ اور (ہوش سنبھال کر سنئے) میں ان کا نگران حال رہا۔ یعنی انہیں توحید پر قایم دیکھتا رہا جب تک ان میں رہا۔ لیکن جب میں ان سے جدا ہو گیا (سوال ہو سکتا تھا۔ کس طرح کیونکہ اس جگہ سے دوسری جگہ چلے جانے سے بھی ایسی جدائی واقع ہو سکتی تھی۔ اس لئے بتایا فلما توفیتنی یعنی بذریعہ **وفات** تو پھر اے مولیٰ تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ یعنی پھر مجھے علم نہیں کیا ہوا۔ اپنی زندگی کی شہادت پیش کرتا ہوں کہ جب تک ان میں رہا یہی تعلیم توحید دیتا رہا۔ اور اسی پر انہیں قایم دیکھا +

اب ہمارا استدلال اس آیت سے یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام عیسائیوں کے توحید پر قایم نہ رہنے کا وقت اپنی وفات کے بعد قرار دیتے ہیں۔ نہ کہ اپنی زندگی میں ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی توحید پر قایم نہیں بلکہ تثلیث کے شیدائی ہیں۔ پس لامحالہ ماننا پڑا۔ کہ حضرت عیسٰی فوت ہو چکے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ عیسائیوں کا توحید پر قایم نہ رہنا۔ اور قایل تثلیث ہونا وفات عیسٰی کے بعد ہوا۔ نہ کہ ان کی زندگی میں +

سنا حضرت مولوی فاضل صاحب! یہ ہے ہمارا استدلال۔ اب اسے توڑ سکتے ہیں یا اس پر کوئی جرح آپ کر سکتے ہیں تو کریں۔ میں پھر کہ دوں۔ ہمارا استدلال ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے۔ کہ فلما توفیتنی میں چونکہ حضرت عیسٰی نے اپنی وفات کا اقرار کر لیا ہے۔ اس لئے وہ فوت ہو گئے بلکہ ہماری دلیل یہ ہے۔ کہ اس میں حضرت عیسٰی اپنی وفات کے بعد عیسائیوں کا انہیں معبود قرار دینا مانتے ہیں۔ اور چونکہ اب عیسائی حضرت عیسٰی کی پرستش کرنا اپنے دین کا اصل الاصول سمجھتے ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ وفات ہو چکی ہے۔ کیونکہ یہ بگاڑ وفات کے بعد پیدا ہوا۔ نہ کہ ان کی زندگی میں۔ نیز اس آیت سے حضرت عیسٰی کا بجسدہ العنصری وبنفسہ دوبارہ نازل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ اس طرح پر کہ حضرت عیسٰی خدا تعالیٰ کے حضور ینفع الصادقین صدقھم کے دن یہ گواہی دے رہے ہیں۔ کہ کنت انت الرقیب علیھم۔ یعنی وفات کے بعد یا بقول آپ کے اب توفیتنی کے معنے آسمان پر اٹھانے کے کریں۔ آسمان پر چڑھ جانے کے بعد اے مولیٰ تو ہی ان کا نگران حال تھا مجھے کچھ خبر نہیں۔ (کنت انت زیر نظر ہے)۔ اب اگر حضرت عیسٰی دوبارہ دنیا میں آ کے [illegible] اور انہوں نے یکسر الصلیب پر عمل کیا ہو۔ اور چالیس برس رہے ہوں۔ تو فرمائیں اس بات کا علم بھی رکھتے ہونگے۔ کہ میرے پیروؤں نے مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لیا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ جناب الٰہی سے صاف انکار ہو رہا ہے۔ اور اپنی بے خبری جتاتے ہیں۔ کہ مجھے کچھ علم نہیں۔ ینفع الصادقین صدقھم کے روز ایسی جھوٹی گواہی۔ حضرت عیسٰی بن مریم نبی اللہ کی طرف منسوب کرنا کسی ایمان دار کا کام نہیں ہو سکتا ہم تو حضرت عیسٰی کو راست گفتار مانتے ہیں۔ انہوں نے اپنی بے خبری جو بتائی ہے۔ تو اس میں وہ بالکل سچے ہیں۔ وہ یقیناً دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے۔ اس لئے انہیں ان واقعات اور اپنی امت کے حالات کا کچھ علم نہیں ہوگا۔ اور وہ قیامت کے روز اپنے اس قول میں بالکل سچے ہونگے۔ کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر اس کے بعد تو ہی ان کے حال سے خبر رکھنے والا ہے مجھے کچھ خبر نہیں +

مولوی فاضل صاحب! اگر ہمت ہے۔ تو اس دلیل کی تردید کریں۔ یا پھر یہ کبھی نہ کہنا۔ کہ مرزائی دلیل پر ہزاروں اشتباہات کی تاریکیاں چھائی ہوتی ہیں۔ آپ نے دلیل تو کبھی سنی نہیں ہوگی اور رائے پہلے ہی دینے لگے۔ خود ہی یہ بات واضح کر لی کہ مرزائی متوفیک عیسٰی ابن مریم کی موت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دلیل دیتے ہیں - اور پھر خود ہی اس پر جرح شروع کر دی - یہ تو ان عالی رافضیوں والی بات ہوئی - جو حضرت عمر فاروق اعظم کا پتلا خود ہی بناتے ہیں - اور پھر اس پر چھریاں چلا چلا کر اپنی بہادری جتاتے ہیں - حالانکہ انہی خیالات کے لوگ تھے جن کی روح قبض کرنے کے لیے اس شیر بیشۂ خلافت کا صرف کوتگار کافی نخلہ +

آپ نے دعویٰ کیا ہے - کہ ہماری طرف سے لعنت اور سختی کے الفاظ پیش کئے جاتے ہیں - حضرت! صرف لفظ تو کچھ حقیقت نہیں رکھتے - آپ یہ فرمایئے کہ یہ الفاظ کس کے ہیں قرآن شریف کے ؟ حوالہ دیجئے - اگر کلام الٰہی میں ساٹھ آیات کے مقابل آپ کے پاس کچھ نہیں - تو کلام رسول ہی سے کچھ دکھا دیجئے - اور ایمان سے کہیئے - کیا یہ قول الرسول ہے ؟ کیا مرفوع متصل حدیث ہے ؟ کیا یہ کسی صحابی کا قول ہے (اگر قول الصحابی لیس بحجۃ آپ کا مذہب ہے) کیا صحاح ستہ میں یہ حدیث مل سکتی ہے ؟ کیا آپ اس کے راویوں کا نام بتا سکتے ہیں ؟ اور کیا آپ اس کی صحت کا ثبوت دے سکتے ہیں ؟

مولوی صاحب ! اگر یہ نہیں اور بالکل نہیں تو ایک فاضل کو کم از کم یہ دعویٰ کرتے شرم آنی چاہیئے - والحیاء من الایمان معاف فرمایئے - اگر میں عرض کر دوں - کہ آپ نے بغیر کسی علم و تحقیق کے "پنجابی نبی" پر حملہ کیا ہے - اور جب دیکھ لے کہ عالم ظاہر میں اس کے ادنیٰ ترین خدام آپ کا نالحقہ بند کر دینگے - تو عالم خواب کی پناہ جا لی شاید آپ کا مذہب ہو کہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا - مگر یاد رکھیئے "پنجابی نبی" وہ عظیم الشان شخصیت ہے - کہ خدا تعالیٰ عرش پر اس کی حمد کرتا ہے (یحمدک اللہ من عرشہ) اور ملاء اعلیٰ میں ملائکہ بحکم الٰہی اس کے لیے سجدۂ اطاعت میں پڑے ہوئے ہیں یہ برگزیدہ ربانی - آج سے تیرہ سو سال پہلے مبعوث ہونے والے سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ مرتبہ اتحاد رکھتا ہے کہ جو وار بھی آپ اس پر

کریں گے - اس کی پہلی زد وہ مقدس وجود ہوگا - جس کی راستبازی کی شہادت پانچ وقت مساجد میں دی جاتی ہے - اور جس نفس قدسی پر ہر مسلمان درود بھیجتا ہے - پس آپ دعی اسلام ہو کر یہ کیا غضب کر رہے ہیں ہوش کیجئے اور اپنی عاقبت کا فکر -

من از بہر دی ات گفتم تو خود ہم فکر کن یارے
خرد از بہر ایں روز ست اے دانا و ہشیارے

الفلوجیزا

رحمت اللہ خان احمد بن منشی کرم علی صاحب خوشنویس مہاجر قادیان دارالامان

وہ حمد و ثنا کے لائق ہے مولیٰ جو ہمارا خالق ہے
ہر اک کو روزی دیتا ہے وہ سب کا رب اور رازق ہے
کوئی منکر ہے یا مومن ہے
وہ سب کا مالک محسن ہے
بھیجا ہے رہبر کامل کو - وہ تا کہ مٹائے باطل کو
دیا کفر کا فتویٰ لوگوں نے - اور کہہ دیا جاہل فاضل کو
یہ کافر کاذب ساحر ہے
اور بنتا امام آخر ہے
جو اسپر بس وہ کر دیتے - تو محشر میں وہ بھر لیتے
ہوئے قتل کے درپے سارے وہ اور ہو سکتا تو کر دیتے
وہ زور بھی اپنا دکھانے لگے
بچے کی ہنسی بھی اڑانے لگے
یوں مہدی کو جب تنگ کیا - خالق نے ارادہ جنگ کیا
پھر قہر الٰہی بھڑک اٹھا - دنیا کو جس نے دنگ کیا
جب انفلوانزا آیا تھا
ہر بندہ تب گھبرایا تھا
وہ قہر خدا ہے یاد نہیں - تھا جس نے کیا برباد نہیں
پھر بار دگر وہ آیا ہے - کر دے نہ کہیں برباد نہیں
اب قہر خدا سے خوف کرو
باز آؤ بدی سے حق سے ڈرو
اب پھر میں یاد دلاتا ہوں اور تم کو یہ سمجھاتا ہوں

قرآن کی آیت پڑھ کر میں - اللہ کا حکم سناتا ہوں
مانگنا والی آیت سے
یہ واضح ہے یہ ثابت ہے
اللہ بھی فرماتا ہے - جب شکل عذاب دکھاتا ہے
تم سمجھو کوئی کہے کیا جو راہ خدا یہ بلاتا ہے
ہے نظم احمد چھوٹی سی
لیکن ہے نصیحت بھی کی
رب تم کو اتنی طاقت دے اور ایسی اچھی لیاقت دے
جو تم کو حق پر قائم - دارین میں تم کو سعادت دے
یارب تقبل دعواتی
اکرم بمقبول مناجاتی

فہرست مولوی فاضلان قادیان

۱ مولوی محمد اسماعیل صاحب - مولوی فاضل و منشی فاضل
۲ میر محمد اسحاق صاحب — مولوی فاضل
۳ شیخ عبدالرحمان صاحب مصری — "
۴ مولوی محمد جی صاحب — "
۵ مولوی ارجمند خان صاحب — مولوی فاضل
۶ مولوی رحمت علی صاحب — "
۷ مولوی بشیر احمد صاحب — "
۸ مولوی جلال الدین صاحب شمس — "
۹ مولوی محمد حسن صاحب — "
۱۰ مولوی عبدالسلام صاحب — "

یہ تو وہ مولوی صاحبان ہیں - جو یونیورسٹی کا امتحان پاس ہیں - باقی وہ علماء کرام جو مولوی فاضل گریں ان کے علاوہ ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شیعہ کے اعتراض کا جواب

(※)

البرہان ایک شیعہ رسالہ ہے۔ اس میں ہماری طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے۔ کہ ہم اس بات کے قایل ہیں۔ کہ قرآن مجید دنیا سے اٹھ گیا حالانکہ یہ آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے خلاف ہے۔ اس الزامی جواب ہمارے معزز و مکرم مضمون نگار جناب منشی خادم حسین صاحب نے دیا ہے۔ جو امید ہے کہ دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا۔

حق بات یہ ہے۔ کہ قریب قیامت رفع القرآن (جس سے مراد رفع عمل بالقرآن ہے) کے قایل جمہور اہل اسلام ہیں۔ اور سب مانتے ہیں۔ کہ جس حسن ابناء فارس ایمان کو عقد ثریا سے لائیگا۔ یعنی پھر صحابہ کرام کے رنگ میں رنگین ایک جماعت تیار ہوگی۔ البتہ متقدمین شیعہ کا یہ عقیدہ رہا۔ کہ یہ موجودہ قرآن مجید مکمل نہیں۔ پس انا نحن نزلنا الذکر کے خلاف الٰہی کا عقیدہ ہے نہ کہ ہمارا؟ ایڈیٹر

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ جو قرآن جبریل کے ذریعے محمد صلعم پر نازل ہوا تھا۔ اس کی سترہ ہزار آیات تھیں۔ دیکھو اصول کافی کتاب فضائل القرآن مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۶۷۱ جمہ قرآن بین الدفتین کی جملہ آیات کی تعداد بقول شیخ ۶۶۶ ہے۔ جب اصلی قرآن کی آیات بقول جناب شیخ سترہ ہزار تھی باقی دس ہزار آیات کیا ہوئیں؟ عوام لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ شیعوں کا اعتقاد ہے۔ کہ اس قرآن میں دس پارے کم ہیں۔ دراصل ۲۰ پارے تھے۔ گویا چوتھائی قرآن کا نقصان ان کے ذمے لگایا گیا۔ لیکن کافی کی روایت مذکورہ کے مطابق تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ نصف سے بھی زیادہ قرآن نقصان ہوگیا۔

جلیل نے میر صاحب! امام صادق علیہ السلام کی حدیث صحیح ہے یا آیت انا نحن نزلنا الذکر؟

(۲) ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ دو آیات قرآنی میں سے ایک موقعہ پر ایک ثلث قرآن سے زیادہ ساقط ہوگیا۔ وہ آیت فان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ من اسقاط المنافقین من القرآن ××× وبین القول فی الیتامیٰ وبین نکاح النساء من الخطاب والقصص اکثر من ثلث القرآن دیکھو تفسیر صافی مقدمۃ السابع۔ یعنی جملہ فی الیتامیٰ اور فانکحوا کے بیچ میں سے ایک تہائی سے زیادہ قرآن ساقط ہوگیا ہے۔ جس میں کئی قصے اور خطابات ہونگے۔

عوام تو دس پاروں کا الاہنا شیعوں کو دیتے تھے۔ بعد کو معلوم ہوا۔ کہ نصف سے زیادہ غایب ہوگیا۔ اب اس کا رونا کس کے آگے رویا جائے۔ کہ ایک ہی آیت کے درمیان سے ثلث سے زیادہ قرآن جاتا رہا۔

میر صاحب کو لازم ہے۔ کہ شیعہ بزرگواروں کی ارواح کو آیت انا نحن نزلنا الذکر سنا کر ملامت کریں اور قایل کریں۔ کہ اس آیت کے ہوتے ہوئے کس طرح ممکن ہے۔ کہ ثلث قرآن سے زاید غت ربود ہو جائے؟

(۳) قرآن کے ساقط شدہ حصہ میں سے شیعہ بزرگواروں نے دو سورتوں کا بھی پتا دیا ہے۔ جس میں سے ایک کا نام سورہ نورین ہے اور دوسری کا نام سورۃ الولات۔ میں نے ان ہر دو سورتوں کو کتاب تذکرۃ الائمہ مجلسی میں دیکھا۔ اور یاد پڑتا ہے کہ کتاب دبستان المذاہب میں بھی منقول ہیں۔ نادرین کی تفنن طبع کے لئے ہر دو سورتوں کے کچھ جملے لکھ دیتا ہوں:-

السورۃ النورین۔ یا ایھا الذین آمنو آمنوا بالنورین انزلنا ھما یتلوان علیکم آیاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم ××× وان علیاً لمن المتقین وانا لنوفینہ حقہ یوم الدین وما نحن عن ظلمہ غافلین وکرمتہ علی اھلک اجمعین۔ فان ذریتھم الصابرون وان عدوھم اثام المجرمین ××× ان علیاً فانتاً باللیل ساجداً یحذر الاخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ۔

السورۃ الولات۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الذین آمنوا آمنوا بالنبی والولی الذی بعثناھما یھدیانکم الی صراط مستقیم نبی وولی بعضنا من بعض وانا العلیم الخبیر ××× سبح بحمد ربک وعلی من الشاھدین۔ تذکرۃ الائمہ مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۸

فرمایئے! جب ایسی ایسی سورتیں قرآن سے حسب اعتقاد شیعہ نکل گئیں۔ تو وعدہ حفاظت الٰہی کہاں قائم رہا؟

(۴) شیعہ متکلمین ممکن ہے۔ کہ ان سب روایات یا بعض کی صحت سے منکر ہو جائیں۔ جیسے کہ ان کی عادت ہے۔ لیکن آج کل قرآن کی ترتیب مطابق تنزیل نہ ہونے کا عقیدہ تو ایسا متفق علیہ ہے جس سے شاید ہی کسی شیعہ کو انکار ہوگا۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ شہر میرٹھ میں ایک بہت بڑے فاضل شیعہ نے خاکسار سے سابقہ تفاسیر قرآن کے باہم بعض مسایل میں مختلف ہونے اور حسب دلخواہ نکل اور ضروریات دینی کو مکفی نہ ہونے کی بڑی وجہ یہ فرمائی تھی۔ یعنی عدم ترتیب مطابق تنزیل۔

لیکن کیا اس مستحب عقیدہ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص باری تعالیٰ کے وعدہ حفظ قرآنی۔ انا نحن نزلنا الذکر اور لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ کا قایل و مقرر سکتا ہے۔ مانا کہ قرآن میں محو و سقط اس وعدہ پر مستزاد ہے +

۵ تمام شیعوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ کہ اصل قرآن وہ تھا۔ جس کو جناب علی علیہ السلام نے جمع کیا تھا۔ اور جب بعد وفات سرور کائنات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلہ اللہ علیہ والہ وسلم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جمع قرآن کی فکر ہوئی اور وہ خلیفہ برحق و بلا فصل رسول صلعم اس کار خیر میں مصروف تھے ۔ تو جناب علی علیہ السلام اپنا جمع کیا ہوا قرآن ان کے سامنے لے گئے ۔ کہ یہ ہے اصل قرآن جسکو ہم نے مطابق تنزیل کے مرتب و منظم کیا ہے ۔ لیکن ابوبکر و عمر نے جواب دیا ۔ کہ ہم کو آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں ۔ چنانچہ میں نجم ثاقب کے حوالہ سے افضل میں اپنے مضمون السلام علی اہل الجدید میں اسکو قلم بند کر چکا ہوں ۔ اس کے جواب میں جناب علی علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہ تم اسکو پھر کبھی نہ دیکھو گے جب تک مہدی آل محمدؐ کا ظہور ہو ۔ اور دوسری اور بات جس میں مہدی کی بابت لکھا ہے ۔ کہ وہ خروج فرمائینگے ساتھ امر جدید ۔ قضائے جدید و کتاب جدید کے اسکی بوجہ احسن موتید ہیں +

ایسے اعتقاد والوں سے دریافت طلب ہے خصوصاً فاضل ایڈیٹر صاحب البرہان سے کہ آپ نے جو اپنے اعتراض میں فرمایا ۔ کہ مرزا صاحب کا رفع قرآن کا اعتقاد خلاف اسلام ہے ۔ قیامت تک ممکن نہیں کہ قرآن دنیا سے اٹھ جائے ۔ قرآن دنیا سے جبھی اٹھیگا ۔ جب دنیا ہی نہ رہے گی ۔ کیونکہ خدا اس کا محافظ ہے ۔ کون ہے جو اسکو مٹا دے یا بالکلیہ اٹھا دے تا آخر آیت انا لہ لحافظون

جناب میر صاحب! اصل قرآن جس کو آپ مانتے ہیں ۔ وہ مرزا صاحب نے تو کیا اٹھانا اور واپس لانا تھا ۔ وہ تو ابوبکرؓ و عمرؓ کے وقت کا روئے زمین سے ناپید ہے + تیرہ سو برس تو ہو لئے قیامت خدا جانے کب آئیگی ۔ لیجئے وہ تو قیامت سے سینکڑوں برس پہلے سے ہی مسلمانوں کے اندر سے اٹھ چکا ہے

رہا یہ مروجہ قرآن ابوبکرؓ و عمرؓ کا جمع کردہ یہ تیرہ سو برس سے جاری ہے ۔ اور [illegible]

سکتا ۔ کہ یہ پر زور حملے اور عتاب آمیز فقرے کون سے قرآن کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں؟ جناب علی علیہ السلام والے قرآن کے متعلق یا ابوبکر و عمرؓ والے قرآن کے متعلق ۔ اگر اول الذکر قرآن کے متعلق ہیں ۔ جب بھی ہم پر موزون چسپاں نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ وہ قرآن تو پہلے سے ہی بیکار اور پرانے سکے یا گم شدہ کی مانند آپ تسلیم کر چکے ہیں اگر نہیں تو فرمایئے؟ اس کا نفع تمام ابنائے اسلام میں سے کس ملک کے اقوام کو پہنچ رہا ہے؟ گویا اس کا تو عدم و وجود برابر ہے ۔ دوسرے اس کی حفاظت کا ثبوت کون دے سکتا ہے؟

اور اگر قرآن مروج کے متعلق آپ کو حسن ظن و خوش اعتقادی دل میں موجزن ہوئی ہے ۔ تو آپ کو اعلان کرنا پڑیگا ۔ کہ حضرت علی علیہ السلام کے قرآن والی روایات غلط اور ناقابل وثوق ہیں ورنہ آپ کو کوئی حق نہیں کہ اس قرآن مروجہ کے متعلق شور و واویلا کریں ۔ کیونکہ آپ پہلے ہی اسے اس کی طرف سے نہیں ہیں ۔ بہر نوع بہتر ہوتا کہ آپ اس قسم کے پندو و غط کی تکلیف خود اپنی قوم میں فرماتے جس کے اعتقاد قرآن جیسی پاک و کامل کتاب کے بارہ میں ایسے ایسے شرمناک ہیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔ کہ ہماری جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ بے فکر رہیں ۔ قرآن کا ذوق شوق خدا نے جماعت احمدیہ کو بہت کچھ دیا ہوا ہے ۔ اور خدا اور بھی زیادہ عطا فرمائے

خادم حسین

بیرحم باپ

گذشتہ ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے کئی [illegible]
کی عدالت کے ایک مقدمہ [illegible]
ہوئے ہیں [illegible]

۱۳ سالہ لڑکے رابرٹ کے ساتھ سخت بیرحمانہ سلوک روا رکھنے کا الزام تھا ۔

مسٹر فارمر (استغاثہ) نے کہا ۔ کہ ملزم و باپ نے لڑکے کو ننگا کر کے اس کے دونوں ہاتھ جکڑ کر اسے ایک میخ کے ساتھ باندھ دیا ۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھونسا اور ایک ڈنڈے سے اس بیرحمی کے ساتھ زدوکوب کیا کہ اس کے سر سے لیکر پاؤں تک کوئی جگہ زخموں سے خالی نہ رہی ۔ اس کے بعد ملزم (باپ) نے لڑکے کی پیٹھ پر تین مٹھیاں نمک مل دیں ۔

لڑکے نے کہا ۔ میں جہازوں کے گودام میں ۱۶ شلنگ ۹ پنس فی ہفتہ کمایا کرتا تھا ۔ اگر میں کسی وجہ سے پورے ہفتہ کی تنخواہ نہ حاصل کر سکتا تھا ۔ تو باپ مجھے مارا کرتا تھا ۔ جولائی کے اخیر میں چونکہ مجھے پورے ہفتہ کی تنخواہ نہ ملی ۔ میں گھر جاتے ہوئے ڈرتا تھا ۔ اس لئے بھاگ گیا ۔ لیکن میری سوتیلی ماں مجھے برگ سے واپس لے آئی +

اس کے بعد مجھے یہاں تک پیٹا گیا ۔ کہ بولنے سے بھی لاچار ہو گیا ۔ اس کے دوسرے دن بھی مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ دیا گیا ۔ اور میں تمام دن بھوکا رہا ۔ آخر میں گھر سے بھاگ نکلا ۔ اور تھانہ میں چلا گیا +

فاضل مجسٹریٹوں نے ملزم کو مجرم پاکر اسے ۲۵ پونڈ جرمانہ کی سزا دی ۔ اور ایسے مقدمات میں بڑی سزا یہی دی جا سکتی ہے ۔ اور ساتھ ہی اسے لڑکے کو اپنی حراست سے آزاد کرنے کا حکم دیا گیا +

باپ کا قاتل بیٹا

سشن جج بنارس نے موجن برہمن کو جو اپنے ۸۰ سالہ بوڑھے باپ رام نرائن کو قتل کرنے کے جرم میں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹے پر الزام لگایا۔ لیکن رام نندن نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اس پر رام نندن نے موہن کو سخت ملامت کی۔ اور ایک مندر کے اندر اپنے تئیں بند کر کے کہنے لگا۔ کہ جب تک میرا پوتا نہ مر جائے گا میں باہر نہیں نکلونگا۔ اتفاق سے چند دن بعد پوتا مر گیا۔ جب موہن اپنے بیٹے کی لاش کو جلا کر گھر واپس آیا تو اس نے رام نندن کو ایک چھڑی سے زدوکوب کیا جس رام نندن مر ہی گیا۔ ملزم نے اقبال جرم کیا جس پر جج نے اس خیال سے کہ ملزم نے غم و غصہ کے وقت اپنے آپے سے باہر ہو کر ایسا کیا۔ اسے سزائے موت دینے سے احتراز کیا۔

احمدی احباب نوٹ کر لیں

(۱) فاروق کا نقایا جو کسی صاحب کے ذمے ہو روانہ فرمائیں۔

(۲) احمدیہ یتیم خانہ کے یتیموں کو نہ بھولیں۔ موسم سرما میں کئی ضرورتیں ہیں۔

(۳) اخبار فاروق میں تاجروں کو اشتہار دینے کا اچھا موقعہ ہے۔

سامان سکول و دفاتر کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی صاحبوں کی خدمت میں عرض ہے کہ سکولوں یا دفاتر میں کتابوں کی اطلاع دی جاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں ذیل سامان بن کر تیار رہتا ہے۔ بوقت ضرورت طلب فرماویں:-

اسٹنگل ڈیسک	۷ بینچیس بلا ری
ٹیبل ڈیسک	۸ ایڈوانگ ریک شلیف
چیئر ڈیسک	۹ سیپ ریک
اسٹول	۱۰ بیپ سٹینڈ
لیکچر گیلری	۱۱ بال فریم
سائنس ٹیبل	۱۲ فائل باسکٹ

ایکسٹینشن ایجوکیشنل ورکشاپ سرگودھا

اشتہار زیر آرڈیننس نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی نمبر ۲۸۷

بعدالت سردار محمد مسو خان صاحب بہادر افسر مال باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول گورداسپور

اودھم سنگھ	بنام شمشیر سنگھ
بھولا سنگھ بالغان	و گوردیت سنگھ لیران
دلیپ سنگھ نابالغ	اندر سنگھ ترلوکا ولد
برفاقت اودھم سنگھ	بھاگو قوم جٹ میو ولد
مذکور لیران گنڈا	سلطانا قوم چھیور
اقوام جٹ ساکنان	منگل سنگھ ولد گوردت سنگھ
موضع تلونڈی -	قوم چھیور ساکنان
سردار لعل سنگھ	موضع سردار لعل سنگھ
تحصیل بٹالہ	تحصیل بٹالہ

دعوے واپسی قبضہ زیر دفعہ ۷ شق دوم حرف ز ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء بحوالہ دفعہ ۵۰ ایکٹ مذکور اراضی متعلقہ کنال مرلہ

نمبر	۱۶
کھاتہ و کھتونی	
نمبر خسرہ	
۸ من ۳۰۳	

۱۹۱۵ء

بمطلوبہ اعلیہم شمشیر سنگھ و گوردیت سنگھ لیران اندر سنگھ قوم جٹ ساکن تلونڈی سردار لعل سنگھ تحصیل ہذا

چونکہ بذریعہ رپورٹ نمبر ۲۰ مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۱۹ء نہیں ہوئی ہے۔ کہ عدم آمد فری عدالت سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا کے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نامبردگان مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بوقت ۱۰ بجے عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ ہذا نہیں کرینگے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی ہذا بدستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مورخہ ۲۷ ماہ ۲۸ اگست ۱۹۱۹ء

انکھ بڑی نعمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ سرمہ اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور اس کی خاصیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک جمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کی اخبار بدر والحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا اور خدا کا شکر ہے کہ لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور میں نے بھی بہت فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس ممیرا کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھنیہ۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور ہر قسم کی ابتدائی و متابعہ دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۵ عدد۔ اصلی ممیرا کی قیمت فی تولہ ۵ عدد ہے یہ سرمہ جس کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مجرب اور متقوی البصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے

منافع سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء و نافع ضعف شہوی لعام قاطع بلغم و ریاح دافع ہوا میر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و نخوت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفت۔ سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و دیموست اور درد مفاصل کے واسطے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ خرد سہ ماہ دودھ استعمال کریں۔ قسم اول چھ ماشہ فی تولہ ملنے کا پتہ

احمدی دواخانہ کالی ٹاکی ناکہ قادیان ضلع گورداسپور